السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں تنزانیہ میں ہم لوگ کھانے کی دعوت کرتے ہیں اور شہر میں ایک خاص مقام پر جمع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ''یہ زیارت طریقہ قادریہ کے شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف سے ہے۔'' تو کیا یہ کام بدعت ہے یا سنت ہے؟ اور کیا اس میں کوئی حرج یا گناہ کی بات ہے؟ کیونکہ ہم کسی مسجد کو اس وقت آباد نہیں کرتے جب تک یہ ''زیارت'' ادا نہ کر لی جائے اور میلاد نہ پڑھ لیا جائے یعنی اس مقصد کے لئے باقاعدہ ایک بڑی تقریب منعقد کی جاتی ہے تو کیا ان کاموں میں کوئی حرج ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم ﷺ یا صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کے دور میں کسی فوت ہونے والے نیک آدمی کے لئے اس طرح کی دعوتیں نہیں ہوتی تھیں' نہ کسی صحابی یا بعد کے بزرگ نے حیات طیبہ کے دوران یا آپ ﷺ کی رحلت کے بعد میلاد منایا نہ آپ کے نام سے کھانے کا اہتمام کیا۔ لہٰذا جناب نبی اکرم ﷺ یا کسی اور ولی یا لیڈر کے یوم پیدائش پر تقریب منعقد کرنا اور آپ ﷺ کی میلاد کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پڑھنا' یا ولادت نبوی کے ذکر کے وقت کھڑا ہو جانا اور یہ سمجھنا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور ولادت نبوی کی خوشی میں یا شیخ عبدالقادر یا دیگر بزرگوں کی ولادت کی خوشی میں تقریبات منعقد کرانا اور کھانا کھلانا یہ سب غلط کام ہیں۔ نبی ﷺ کے احترام اور محبت کا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ کی اتباع کی جائے اور آپ کی شریعت پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم ۗ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ ﴿٣١﴾... آل عمران

''(اے پیغمبر!) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

بزرگوں کے احترام اور ان سے محبت کا طریقہ بھی یہی ہے کہ ان کے جو کام جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کے مطابق ہوں' ان میں ان کی پیروی کی جائے۔

لہٰذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے طریقے پر عمل پیرا ہوں' ان کے نقش قدم پر چلیں' بزرگوں کی حد سے زیادہ تعریف اور غلو سے پرہیز کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ)

''مجھے حد سے نہ بڑھانا جس طرح انصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو حد سے بڑھا دیا تھا۔ میں صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔''

اور فرمایا:

(إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ)

''دین میں غلو سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو غلو نے ہی تباہ کیا تھا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ